© rasailojaraid.com

ایک علمی استفسار

از جناب لفٹننٹ کرنل خواجہ عبد الرشید - کراچی

تقریباً ۴۲ برس سے میرے پاس چند قلمی اوراق پڑے تھے۔ گاہے گاہے انہیں نکال کر دیکھ لیتا تھا کہ ان کا خط مجھے بڑا مرغوب تھا مگر کبھی غور سے پڑھا نہ تھا، ایک روز خیال آیا کہ انہیں مجلّد کروا کر محفوظ کر لیا جائے، چنانچہ کارخانہ مجوبیہ کے مالک نے اِن اوراق کو ایک دیدہ زیب جلد میں محفوظ کر کے ان میں جان ڈال دی۔ آج اتفاقاً اس چھوٹی سی جلد کو نکال کر پڑھنا شروع کیا۔ معلوم ہوا کہ تاریخ کلام الملوک کے چند اوراق اصل کتاب کا ایک جزو ہیں جو خطاطی پر لکھی گئی، اس کے مصنّف میرزا احمد یوسف لاہجی ہیں، نام مانوس معلوم ہوتا تھا۔ تذکروں میں تلاش کیا مگر نہ ملا۔ یہ چند اوراق نہایت خوش خط لکھے ہوئے ہیں اور مجھے میر عماد الحسینی کے خط کا احتمال ہوتا ہے۔ اِن اوراق میں تسلسل نہیں۔ درمیان سے کچھ ورق گم ہیں۔ مگر میرے پاس جو ہیں تو صفحہ ۹۵ تک چلے چلتے ہیں۔ اگر یہ کتاب کا ایک جزو ہے تو اصل کتاب یقیناً بڑی ضخیم ہوگی، یہ جزو یوں شروع ہوتا ہے:-

"این یک جزو لیست از اجزای تاریخ کلام الملوک در پدید آمدن خط و احوال ارباب خط از تالیفات مخدوم امجد میرزا محمد یوسف لاہجی است کہ بعنوان مسودہ و تذکرہ خاطر تحریر شد کہ بروزگار ماند"

ان چند اوراق میں اچھی خاصی معلومات بھی ہیں۔ کچھ خطاطوں کے تذکرے اور اُن کا کمال اور کلام دونوں بڑی خوبی سے لکھے گئے ہیں۔ کچھ حال اور کلام ان ارباب خط کا میں یہاں نقل کرتا ہوں کہ کتاب کی تفصیل پر کچھ روشنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پڑجائے، اِن چند سطور کے لکھنے سے میرا مطلب صرف اتنا ہی ہے کہ کوئی صاحبِ علم مجھے اس کتاب اور اس کے مصنف کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں تاکہ میری تشنگی دور ہو جائے۔ جن ارباب کا اِن اوراق میں ذکر ہے ان کے اسمِ گرامی یہ ہیں:۔

(۱) میرزا محمد یوسف لاھجی مصنف (۲) امام حسین علیہ السلام (۳) امام رضا علیہ السلام۔ (۴) شاہ عباس صفوی (۵) شاہزادہ ابوالفتح سلطان ابراہیم میرزا۔ (۶) میر علی شیر (۷) شاہی بیگ خاں ادزبک (۸) سلطان علی (۹) میرعلی (۱۰) محمد ابریشمی (۱۱) سلطان محمد نور (۱۲) سلطان محمد خنداں۔ (۱۳) زین الدین محمود (۱۴) میرعلی جامی (۱۵) سلطان حسین میرزا۔ (۱۶) عبید خان اوزبک (۱۷) شاہزادہ سام میرزا (۱۸) عبدالعزیز خان (۱۹) خواجہ محمود بن خواجہ ایاز (۲۰) خواجہ اسحاق شہابی (۲۱) دوریش خاں (۲۲) شاہ طہماسپ (۲۳) مولانا حیرتی (۲۴) شیخ عبداللہ کاتب۔

ان اوراق کا سائز ۵" × ۸" - انچ ہے۔ ہر صفحے پر آٹھ سطریں ہیں جو نہایت خوش خط نستعلیق میں لکھی ہوئی ہیں۔ خطاط بہت بلند رتبہ ہے۔ ۹۵ صفحہ پر یہ اوراق ختم ہو جاتے ہیں۔ آخری ذکر شیخ عبداللہ کاتب کا ہے لکھا ہے۔ "شیخ عبداللہ کاتب از کتاب مقرر دارالسلطنۃ ہراتست قریب چہل و پنج سال با امیر کبیر امیر علی شیر بودہ است" عجیب بات ہے کہ دانش گاہِ پنجاب کے مجلہ انجمن عربی و فارسی کے ایک تازہ نمبر میں جو فروری میں اسی سال شائع ہوا۔ اس میں تذکرہ خطاطین جو لسان الملک ہدایت اللہ کی لکھی ہوئی ہے نقل کی گئی ہے اس میں ص ۳۰ پر مولانا شیخ عبداللہ کا حال اِن الفاظ میں موجود ہے۔ "مولانا شیخ عبداللہ کاتب از مردم ہرات است۔ قریب چہل و پنج سال در خدمت میر علی شیر بسر برد، ودر سلک فضلا منسلک شد و نستعلیق و تعلیق را خوش نوشت و خطوط استادان نیکو شناخت و شعر نیز گفت، (۹۰)"

یہ عبارت ہمارے والے نسخہ سے اچھی خاصی ملتی جلتی ہے۔ اسی صفحے پر مولانا حیرتی کا ایک لطیفہ لکھا ہے:۔

مولانا حیرتی سلسلہ ذرکمالیہ سے منسلک ہو گئے تھے اور ان کے قصیدے لکھا کرتے تھے۔ مگر چند وجوہ کی بنا پر ان کی وضع قطع سے تنگ آ گئے اور یہ شعر لکھ دیا ع

کور کاتب ز مشق شد استاد ؛ آنقدر مشق کن کہ کور شوی!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِن اوراق میں خطاطوں کے حال کے علاوہ ان کا کلام بھی دیا ہے۔ اکثر خطاط شاعر بھی ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ چند ایک مشہور خطاطوں کے کچھ اشعار یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱) آن کو رقم زدی قلمش خطِ جانفزا ؛ جاں یافتی قلم چو رسیدی بدستِ او

(مولانا محمد ابریشمی)

(۲) عین عدم و الم بود عالم دون ؛ زنہار درون مجوی آرام و سکون

چون اکثر جزو عالم آخر الم است ؛ رفتیم ازیں الم دل غرقہ بخون

(سلطان علی)

(۳) پنج چیز است کہ تا جمع نگردد باہم

ہست خطاط شدن نزد خرد امرِ محال

وقت طبع و وقوفی ز خط و قوت دست

سر بسر جملہ اسباب کتابت بکمال

گر ازیں پنج یکے راست قصوری حاصل

ندہد فائدہ گر سعیٔ نمایے صد سال

(میر علی)

(۴) عمر از مشق دوتا بود قدم ہم چون چنگ

تا کہ خطِ منِ بیچارہ بدین قانون شد

طالبِ من ہمان شاہانِ جہانند و مرا

در بخارا جگر از بہرِ معیشت خون شد

سوخت از غصہ درونم چکنم چون سازم

کہ مرا نیست ازیں شہر رہ بیرون شد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

این بلا بر سرم از حسنِ خط آمد امروز

وہ کہ خط سلسلۂ پائے مجنون شد

(میر علی)

میر علی کی ایک رباعی بھی پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے اس کا تعلق خطاطی سے نہیں البتہ عاشقی سے ہے!

ملاحظہ فرمائیے ع

چشم سیاہِ تو کشت زارم چکنم

بر بود ز دل صبر و قرارم چکنم

بے تو نفسی صبر ندارم چکنم

القصہ ز دست رفت کارم چکنم

(میر علی) در ۹۴۰ھ رحلت نمود

اس مختصر سی روئداد کے بعد جو معلومات مجھے درکار ہیں وہ اختصاراً ذیل میں درج کرتا ہوں:-

۱- تاریخ کلام الملوک کا مکمل نسخہ کہاں ہے؟

۲- کیا تاریخ کلام الملوک مطبوعہ ہے؟

۳- میرزا محمد یوسف لاہجی کون صاحب تھے، اور ان کے مختصر سوانح حیات کہاں ملیں گے۔؟

۴- کیا میرزا محمد یوسف کی اور بھی تصنیفات ہیں؟ یہ کس زمانے کے آدمی تھے؟

(جدید اور مکمّل ایڈیشن)

مُسلمانوں کا عروج و زوال مؤلفہ:- مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی

مثالی عروج کے بعد مثالی زوال کی داستان جس میں خلافتِ راشدہ کا زریں عہد بھی ہے، اور اندلس کی المناک داستان بھی۔ اجتماعی اور معاشرتی احوال و واقعات پر تجزیاتی تبصرہ کر کے زوال کے اسباب کی تلاش کی گئی ہے۔ صفحات ۳۴۸ بڑی تقطیع۔ قیمت:- ۵/۵۰ مجلد ۶/۵۰

ملنے کا پتہ:- مکتبۂ بُرہان اُردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

© rasailojaraid.com